Research Journal Ulum-e-Islamia
Journal Home Page: https://journals.iub.edu.pk/index.php/Ulum.e.Islamia/index
ISSN: 2073-5146(Print) ISSN: 2710-5393(Online)
E-Mail: muloomi@iub.edu.pk Vol.No: 30,Issue:01 .(January-July) 2023
Published by:Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur

ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے میں شجرکاری کا کردار: اسلامی نقطہ نظر

The Role of Plantation in Controlling Environmental Pollution: An Islamic Perspective

Dr. Abdul Manan Cheema
PhD Islamic Studies, University of Sargodha, Sargodha
Email: abdulmanan522@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5529-9634
Dr. Riaz Ahmad Saeed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, NUML, Islamabad
Email: drriazsaeed@gmail.com
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-6742-4823

Trees and forests can be called natural factories of oxygen. Human life cannot be survived without oxygen. Forests are like lungs of Earth. The ecosystem of 70 % animals depends upon forests and trees. Natural ecological system of Earth cannot be maintained without tree plantations. The trees absorb toxic greenhouse gases from the atmosphere and provide us with fresh oxygen for breathing. Therefore, environmental pollution issue can be overcome by planting more and more trees. Tree cutting at vast level has caused ecological issues such as imbalance, disorder, global warming, climate change, air pollution etc. But our nation does not seem serious about protection and extension of green environment. Islam hardly inspires his followers to plant more and more new trees more and more. This research paper aims to explore the role of trees plantations in controlling environmental pollution from Islamic Prospective. The Analytical research methodology has been adapted with qualitative research approach in this study. This study concluded that in 1947, 30 % area of Pakistan was covered with green environment but now it has been shrunk to less than 5% because of deforestation. Deforestation is one of the major causes of current environmental crisis. It is need of hour to increase awareness about planation through media, education, Private public partnership and necessarily legislation. Trees Plantation is a most essential activity for maintaining balance of natural environment of Earth. Trees and plants play a key role in eradication of environmental pollution. Environmental pollution is a catastrophic global issue of current times.

Keywords: Islam, Environmental Plantation, Motivation, Role, Remedial

تمہید: عصرِ حاضر میں دنیا کے بڑے مسائل میں سے ایک بڑا مسئلہ کرہ ارض پر ماحولیاتی آلودگی میں مسلسل اضافہ ہے۔اس عالمی مسئلے نے انسانی حیات وبقا کو تشویشناک اور پریشان کن صورتحال سے دوچار کر دیا ہے۔ عصر حاضر میں ماحولیاتی آلودگی بین الاقوامی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ عالمی سطح پر ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے سلسلے میں غور وفکر کے لئے کوپ COP کے نام سے دنیا کے مختلف شہروں میں متعدد عالمی ماحولیاتی کانفرنسز منعقد ہو چکی ہیں۔ 6 تا 18 نومبر 2022 میں مصر کے شہر شرم الشیخ میں عالمی ماحولیاتی کانفرنس COP-27 کا اجلاس منعقد ہوا ہے جس میں پاکستان کی موجودہ وفاقی وزیر برائے کلائمیٹ چینج کی جانب سے موسمیاتی تبدیلی کی تباہ کاریوں کے بارے میں پاکستان کا مؤقف پیش کیا گیا۔[1] پاکستان میں حال ہی میں عالمی موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے غیر معمولی بارشوں سے پاکستان کی تقریباً ایک تہائی آبادی متاثر ہوئی جبکہ اربوں ڈالر کا معاشی نقصان ہوا۔ 2021ء میں ہونے والی عالمی ماحولیاتی کانفرنس کوپ 26 میں پاکستان نے ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے بلین ٹری سونامی منصوبہ پیش کیا اور کوئی بھی نیا کول پاور پلانٹ نہ لگانے کی یقین دہانی کروائی۔ اسطرح اگلی دہائی کروڑوں ٹن کاربن میں کمی واقع ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لئے شجرکاری کرنا انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکستان میں 2030 تک گرین ہاؤس گیسوں (کاربن ڈائی آکسائیڈ، کاربن مونو آکسائیڈ، کلوروفلورو کاربنز، لیڈ وغیرہ) کے اخراج میں 300 فیصد اضافہ ہونے کا خدشہ ہے۔ پاکستان ماحولیاتی وموسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے 10 ممالک میں شامل ہے۔ اقوام متحدہ کی تازہ ترین رپورٹ کے مطابق کرہ ارض 2.7 ڈگری سینٹی گریڈ درجہ حرارت کے اضافہ کی طرف گامزن ہے۔[2] اس خوفناک صورتحال میں حفظانِ صحت وماحولیاتی تحفظ اور حیاتیاتی بقا کے لئے پہلے سے موجود گرین بیلٹ کی حفاظت اور نئے درختوں کی شجرکاری ناگزیر ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ایک طرف کھلے عام اور بلا روک ٹوک درختوں کا قتلِ عام جاری وساری ہے جبکہ دوسری طرف نئے لگائے گئے درختوں کی دیکھ بھال کا کوئی مؤثر انتظام ومیکانزم موجود نہیں ہے۔ عصر حاضر میں بڑھتی ہوئی ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے پیش نظر شجرکاری کی اہمیت ہر آنے والے دن کے ساتھ بڑھتی جارہی ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کے مسئلہ کا حل اور شجرکاری لازم وملزوم ہیں۔ شجرکاری نبی کریم ﷺ کی سنتِ مبارکہ ہے۔ معلمِ انسانیت نبی کریم ﷺ نے شجرکاری کی نافعیت واہمیت سے آج سے چودہ سو سال پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ اسلام نہ صرف نئے درخت لگانے پر اکساتا ہے بلکہ پہلے سے موجود درختوں کی نگہداشت پر بھی زور دیتا ہے۔ شجرکاری کا شعور پیدا کرنا قومی ،اخلاقی اور دینی فریضہ ہے۔ شجرکاری پر قلم اٹھانے کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی کے تدارک میں شجرکاری کا کردار اجاگر کیا جائے۔ امید ہے کہ زیر نظر مقالہ اصلاحِ ماحول کے لئے مفید ونافع ثابت ہو گا۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

مقالہ نگاروں نے جدید سائنس اور اسلامی ادب کے تناظر میں نباتات اور شجرکاری پر مختلف فکری زاویوں سے لائق تحسین تحقیقی کام کیا ہے۔ اس حوالے سے محمد طفیل احمد مصباحی کی کتاب "اسلام اور شجرکاری" اس موضوع پر ایک عمدہ تصنیف ہے جس میں عصر حاضر میں شجرکاری کے سماجی، معاشی، ماحولیاتی اور سائنسی پہلوؤں پر روشنی ڈالی ہے۔ مقالہ نگار عبد المنان نے اپنے

ڈاکٹریٹ کے مقالہ "اسلام میں قدرتی وسائل وذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب: تحقیقی جائزہ" میں قدرتی وسائل کے استعمال کے اسلامی اصول و آداب اور ماحول کا تحفظ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں قلم بند کیا ہے۔ جامعہ پنجاب میں تحقیقی مقالہ برائے "Quranic Fauna and Flora in the light of Islamic Literature and Biology" ڈاکٹریٹ پودوں کی افادیت جدید سائنس اور اسلام کی روشنی میں علمی و تحقیقی کاوش ہے۔

کراچی یونیورسٹی میں تحقیقی مقالہ برائے پی ایچ ڈی "قرآنی نباتات کے خواص وافادیت طبِ جدید کے نقطہ نظر سے" میں مقالہ نگار فیاض احمد نے پودوں کی طبی اہمیت و افادیت کو پیش کیا ہے۔ نباتات کی طبی افادیت کے اعتبار سے یہ مقالہ معلومات و تحقیقات کا ایک خزانہ ہے۔ قاضی سعید اللہ کی تالیف "Islam and Environment" زمین کے ماحولیاتی تحفظ پر ایک جاندار تحقیقی کام ہے جو دعوہ اکیڈمی انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد سے شائع ہوا۔ مقالہ نگار ارشد جمیل کی "قرآن کریم اور نباتات وزراعت کی تدریس" نباتات وزراعت کی افادیت پر اہم تالیف ہے جسے انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز، اسلام آباد نے شائع کیا ہے۔ اس میں مصنف موصوف نے پودوں کے مثبت کردار کا انتہائی جامع تجزیہ کیا ہے۔ انگریزی زبان میں پودوں کے موضوع پر پلانٹس آف دی قرآن "Plants of the Quran" ڈاکٹر اقتدار حسین فاروقی کی اہم تصنیف ہے جس میں قرآن پاک میں بیان کردہ پودوں کے خواص اور ان سے متعلق واقعات تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن اس میں پودوں کے ماحولیاتی پہلو سے صرف نظر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر محسن فاروقی کی تصنیف "جمادات ونباتاتِ قرآنی" ادارہ احساس زیاں کلفٹن کراچی نے 1996ء میں پبلش ہوئی ۔ ڈاکٹر عباد الرحمٰن اور دل جان خان کا مشترکہ ریسرچ آرٹیکل "باغبانی اور شجرکاری کی توسیع و فروغ کا ایک جائزہ: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں" ریسرچ جرنل ایکٹا اسلامیکا جون 2016ء میں شائع ہوا۔

ڈاکٹر احسان الرحمٰن غوری کا انگریزی زبان میں آرٹیکل "Ecological Issues in the light of the Holy Quran" اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ریسرچ جرنل 'علوم اسلامیہ' میں 2017ء میں پبلش ہوا۔ اس آرٹیکل میں مدلل انداز میں ماحولیاتی تحفظ کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں بیان کی گیا ہے۔ مقالہ نگار صالح یوسل Saleh Yucel نے اپنے ریسرچ پیپر بعنوان "An Islamic Perspective of the Natural Environment and Animals: Said Nursi and his Renewalist Philosophy" قدرتی عناصر خصوصاً حیوانات ونباتات کے تحفظ کے بارے میں مسلم فلاسفر سعید نورسی کا نقطہ نظر کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ 2018ء میں ریسرچ جرنل "UMRAN – International Journal of Islamic and Civilizational Studies" میں شائع ہوا۔

ڈاکٹر فرزانہ اقبال اور ڈاکٹر محمد عمران کا تحقیقی مقالہ "اشجار سایہ دار سے متعلق اسلامی تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ" ریسرچ جرنل[3] (HABIBIA ISLAMICUS) میں دسمبر 2020ء میں چ شائع ہا۔ یہ آرٹیکل قرآن وحدیث کی روشنی میں سایہ دار درختوں کی شجرکاری کی اہمیت پر عمدہ تحقیقی کام ہے۔ اس میں 'شجرکاری کا معنی و مفہوم'، 'ضرورت و اہمیت'، 'قرآن کریم اور شجرکاری'، 'احادیث مبارکہ اور شجرکاری'، 'سیرت نبویؐ اور شجرکاری' اور 'اصلاح قوانین مزارعت' پر مدلل بحث کی گئی ہے۔ علاوہ ازیں یہ پیپر قرآن وسنت کی روشنی میں عصر حاضر میں درختوں کی اہمیت و ضرورت بیان کرتا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمنان کا تحقیقی مقالہ بعنوان "Current Global Warming Prevention in Islamic Perspective: A Research Review" ریسرچ جرنل ایقان جون 2022 میں چھپا۔ جس میں گلوبل وارمنگ کے حل کے لئے اسلامی اصول وضوابط پر روشنی ڈالی گئی۔ مقالہ نگار محمد انور قاسمی اور ڈاکٹر فرحت علوی کا انگریزی آرٹیکل "Medicinal Significance of Plants Mentioned in Hadith Literature and Contemporary Times: An Analysis" تحقیقی مجلہ "Al-Misbah, Vol. 3, No. 1) جنوری 2023ء میں چھپا۔ جو ادبِ حدیث میں مذکورہ پودوں کی طبی افادیت جدید میڈیکل سائنس کے تناظر میں اجاگر کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تالیفات اور تحقیقی مقالات کے علاوہ شجرکاری کے موضوع پر کثیر تعداد میں مواد دستیاب ہے۔ تاہم اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ماحولیاتی آلودگی کے تدارک میں شجرکاری کی افادیت اجاگر وقت کی پکار ہے۔ زیر نظر مضمون دورِ جدید میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے مسئلہ کا حل میں شجرکاری کے کردار کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پیش کرنے کی ایک سعی ہے۔

منہج تحقیق

زیر نظر مقالہ میں تجزیاتی منہجِ تحقیق (Analytical Research Methodology) کو اختیار کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی مقالہ میں ماحولیات اور شجرکاری کے حوالے سے بنیادی مصادر سے استفادہ کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ تاہم بعض مقامات پر موضوع سے متعلقہ ثانوی مصادر و مراجع سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ مختلف انسائیکلوپیڈیاز، ماحولیاتی ڈکشنریز، ماحولیاتی کانفرسز وغیرہ سے معاونت لی گئی ہے۔ عصر حاضر میں انٹرنیٹ معلومات و معارف کا آسان اور تیز ترین ذریعہ ہے اس لئے عنوان سے متعلقہ تازہ ترین معلومات کے حصول کے لئے انٹرنیٹ اور متعلقہ ویب سائٹس (Websites) کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ ملک کی معروف لائبریریز بالخصوص ڈاکٹر حمید اللہ لائبریری اسلام آباد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی لائبریری، جی سی ویمن یونیورسٹی لائبیری سیالکوٹ، سرگودھا یونیورسٹی لائبرری، پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور سیرت سٹڈی سنٹر سیالکوٹ میں پائی جانے والی موضوع سے متعلق کتب و تصانیف سے استفادہ کیا گیا ہے۔ قرآنی آیات کا اردو ترجمہ مولانا فتح محمد جالندھری کے ترجمہ قرآن "القرآن الکریم"[4] سے لیا گیا ہے۔ مقالہ کے آخر میں اہم نتائج کو بیان کرتے ہوئے ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے کچھ اہم سفارشات و تجاویز بھی دی گئی ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کے اسباب واثرات

ماحول سے مراد انسان اور دوسرے جانداروں کے اردگرد پائی جانے والی ایسی اشیا ہیں جو ان پر اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ زمین، حیوانات، نباتات، جمادات، معدنیات، فضا اور پانی وغیرہ ماحولیاتی عناصر کہلاتے ہیں۔

ماحول عربی زبان میں "بیئۃ" کہلاتا ہے۔ یہ مادہ "**بوأ**" سے ماخوذ ہے۔

احمد بن خلیل لکھتے ہیں:

"بوأ: الباءةُ والمَباءة: منزل القوم حين يَتَبَوَّءُونَ في قِبَلِ وادٍ، أو سَنَد جَبَلٍ "[5]

ماحول کو انگریزی میں "انوائرنمنٹ" کہا جاتا ہے۔ انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا میں ہے:

"Environment, the complex of physical chemical, and biotic factors that act upon an organism or an ecological community and ultimately determine its form and survival."[6]

"ڈکشنری آف انوائرنمنٹ" میں ہے:

"The physical, chemical and biotic conditions surrounding an organism."[7]

کسی بھی جاندار شے کا اردگرد مقام، منزل، ٹھکانہ، مسکن، رہائش کا مقام اور اس کے اردگرد تمام جاندار اور بے جان اشیاوغیرہ اس شے کے ماحول کے دائرہ کار میں آتی ہیں۔ آلودگی سے مراد منفی و تخریبی سرگرمیوں کے ذریعے قدرتی ماحول میں ایسی اشیاو اجزا شامل کرنا ہے جس کی بدولت قدرتی ماحول میں خلل، عدم توازن، موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو جائیں۔ ماحولیاتی آلودگی کا بنیادی سبب جدید انسان کی قدرتی وسائل میں بے جا مداخلت ہے۔ ماحولیاتی آلودگی عصر حاضر کا ایک بڑا مسئلہ ہے۔ ماحولیاتی وموسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے کرہ ارض کا قدرتی نظام درہم برہم کر دیا ہے۔ سائنسی ترقی نے جہاں انسانی زندگی کو پر آسائش بنایا ہے وہیں قدرتی ایکو سسٹم غیر متوازن کر دیا ہے۔ قدرتی ماحولیاتی نظام کی یہ بگڑتی ہوئی صورتحال نسلِ انسانی کی صحت وبقا کے لئے پریشان کن ہے۔ عالمی سطح پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات ہر گزرتے دن کے ساتھ ساتھ شدید سے شدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اقوام متحدہ کے تازہ ترین رپورٹ کے مطابق پاکستان میں رواں سال بھی شدید بارشوں اور سیلاب کے خطرات موجود ہیں۔ گلوبل انفارمیشن ارلی وارننگ سسٹم (Global Information Early Warning System) کی رپورٹ کے مطابق پاکستان شدید بارشوں کا سامنا کرنے والے 20 ممالک میں شامل ہے۔ رپورٹ کے مطابق افغانستان، تاجکستان، عراق اور ترکیہ میں بھی رواں سال (2023ء) شدید بارشیں ہو سکتی ہیں جس کے باعث وہاں سیلابی صورت حال ہو گی۔[8] گلوبل انفارمیشن ارلی وارننگ سسٹم اور اقوام متحدہ کی رپورٹس کو سنجیدہ لیتے ہوئے حکومت پاکستان کو قبل از وقت ٹھوس اقدامات اٹھانا ضروری ہے تاکہ کلائمیٹ چینج کے چیلنج سے نمٹا جا سکے۔

Migration Because of Flood in Jaaferabad city of Baluchistan in September 2022[9]

پاکستان میں 2022ء ہونے والی موسمیاتی وماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات کے حوالے سے مذکورہ بالا تصویر جیتی جاگتی مثال ہے۔

شجر کاری کے ماحول پر مثبت اثرات

شجر کاری سے مراد زمین پر نئے پودے اور درخت لگانا ہے۔ شجر کاری کا لفظ عربی زبان کے لفظ شجر سے ماخوذ ہے۔ صاحب "المفردات فی غریب القران" لکھتے ہیں:

"الشَّجَرُ من النّبات: ماله ساق، یقال: شَجَرَةٌ و شَجَرٌ، نحو: ثمرة و ثمر"[10]

نیو انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا میں ہے:

"To qualify as a tree a plant must be perennial (i.e., a plant that renews its growth each year) ;in addition , trees have a single self-supporting trunk that contain woody tissues."[11]

کرہ ارض پر انسانیت کی حیات و بقا کے لئے کرہ ارض کے ماحول کو ساز گار بنانے کے لئے شجر کاری ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ زمینی ماحول کو انسان کے لئے ساز گار بنانے کے لئے کرہ ارض پر مختلف اقسام کے پودوں اور درختوں سے مزین کر دیا گیا ہے۔ نئے درخت لگانا اور ان کی دیکھ بھال کرنا ماحولیاتی اعتبار سے حکمت و منفعت کا حامل فعل ہے کیونکہ اس سے کرہ ارض پر معیارِ زندگی بہتر ہوتا ہے اور بنی نوع انسان کی حاجات و ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں۔ حیوانات کی مانند کرہ ارض پر پودوں کا ایک الگ جہان کرہ ارض پر آباد ہے جسے سائنس کی اصطلاح میں پلانٹ کنگڈم کہا جاتا ہے۔ نباتات کی کنگڈم تقریباً 12 ڈویژنوں پر مشتمل ہے، جو مزید جماعتوں، خاندانوں، جنسوں وغیرہ میں تقسیم در تقسیم ہوتی چلی جاتی ہے، سب سے افضل پھل دار اور قد آور درختوں کی ڈویژن ہے۔

درخت مختلف جانوروں اور پرندوں کو رہائش و مسکن فراہم کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ جنگلات و باغات ماحول سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کر کے اور آکسیجن جاری کر کے آب و ہوا کو صاف کرنے کی قدرتی فیکٹریاں ہیں۔ درخت سورج کی تپش و حرارت کو جذب کر کے اپنے سبز پتوں کے ذریعے زمین کے فضائی ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں۔ اس طرح فضا میں قدرتی طور مسحور کن تازگی پیدا ہوتی ہے۔ سر سبز اشجار فضا میں موجود نقصان دہ کیمیائی مادوں نائٹروجن آکسائڈ وغیرہ کو جذب کر کے اور گرد و غبار کے ذرات کو اپنے پتوں میں انجذاب کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ فرنیچر، کتابوں اور کاغذات جیسا قیمتی مواد بھی درختوں سے ہی ممکن الحصول ہوتا ہے۔ درختوں کے سر سبز ماحول میں وقت گزارنے سے لوگوں کے مزاج کی تسکین، آرام اور بلڈ پریشر کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

شجر کاری کی تاریخی حیثیت حضرت آدمؑ کی تخلیق سے شروع ہو جاتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ"[12]

ترجمہ: "اور ہم نے کہا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی بہشت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے۔"

مذکورہ بالا آیت میں حضرت آدمؑ اور ان کی بیوی کے مسکن و رہائش گاہ کا بیان ہے۔ چلنے پھرنے کے بعد ایک جگہ ٹھہر جانا سکون کہلاتا ہے، سکونت و رہائش اختیار کرنے والا مقام و جگہ مسکن کہلاتا ہے اور اس کی جمع مساکن ہے۔ قرآن متعدد مقامات پر اس کا ذکر ہے۔

امام راغب اصفہانی رقمطراز ہیں:

"السُّكُونُ: ثبوت الشّيء بعد تحرّك، ويستعمل في الاستيطان نحو: سَكَنَ فلان مكان كذا، أي: استوطنه، واسم المكان مَسْكَنُ، والجمع مَسَاكِنُ"[13]

جنت میں بھی درختوں اور باغات کا وجود شجر کاری کی ماحولیاتی منفعت و افادیت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو پھلوں اور باغات سے بھری ہوئی جنت سے نکلنے کا حکم دیا جبکہ حضرت آدمؑ اور ان کی زوجہ کے لئے ان باغوں کو مسکن قرار دیا ہے۔ درخت ایکو سسٹم (Ecosystem) کی تشکیل کی اساس و بنیاد ہیں۔ اونچے درخت شہد کی مکھی کا مسکن و ٹھکانہ ہو سکتا ہے۔ قرآن پاک میں ماحولیاتی و قدرتی مظاہر کے بارے میں کافی معلومات و اشارات پائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ"[14]

ترجمہ: "اور تمہارے پروردگار نے شہد کی مکھیوں کو ارشاد فرمایا کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں اور اونچی اونچی چھتریوں میں جو لوگ بناتے ہیں گھر بنا۔"

درج بالا آیت میں شہد کی مکھی کا قدرتی ماحولیاتی نظام بیان فرمایا گیا ہے۔ شہد کی مکھی میں درختوں کی مناسب جگہوں پر اپنے قیام کے لیے اپنا مسکن بنانے کا فہم ڈال دیا گیا ہے۔ شہد کی مکھی جنگلات و باغات میں چل پھر کر اپنے گھر لوٹتی ہے لیکن اپنے گھر کا راستہ ہر گز نہیں بھولتی۔ اسی طرح بہت سے جانوروں کا قدرتی ایکو سسٹم اشجار و جنگلات ہیں۔

اس سلسلے میں یونیورسل انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

"Trees dominate the ecosystem because of their large size and long life.[15]

درخت لگانا نہ صرف انسانی حیات بلکہ جنگلی حیات کے لئے بھی ناگزیر ہے۔ کیونکہ چرند و پرند کو درختوں کے ذریعے ہی رہائش و مسکن کا سامان میسر آتا ہے۔

خوشگوار فضا، ماحولیاتی صفائی، غذا، صحت و معیشت اور تندرستی کے نقطہ نظر سے درختوں اور پودوں کی اہمیت وافادیت بہت واضح ہے۔ درخت تازہ اور صاف ستھری ہوا مہیا کرتے ہیں۔ درخت انسان کے دوست ہیں جو فرحت بخش سایہ فراہم کرتے ہیں۔ جدید سائنسی تحقیقات سے یہ تصدیق ہوگئی ہے کہ درخت لگانے سے ماحول کی کثافت واضح طور پر کم ہو جاتی ہے اور انسانوں کے لئے ہوا صاف، تر و تازہ اور صحت افزاء رہتی ہے۔ درخت اور پودے موسم معتدل رکھنے میں معاون و مفید ثابت ہوتے ہیں۔ درختوں کے گھنے باغات میں گلوبل وارمنگ میں کمی واضح طور پر محسوس کی جا سکتی ہے۔ درختوں، پودوں کے سرسبز ماحول میں وقت گزارنے کے ان گنت نفسیاتی و طبی فوائد ہیں۔ درختوں کا سبزہ قدرتی حسن کی رعنائیوں شاہکار ہے۔ سرسبز و

شاداب ماحول کے دلکش اور فرحت بخش مناظر انسان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں درختوں اور سرسبز و شاداب ماحول کی دل نشین انداز میں منظر کشی کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَأَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا "[16]

ترجمہ: "اور وہی تو ہے جو آسمان سے مینہ برساتا ہے۔ پھر ہم ہی (جو مینہ برساتے ہیں) اس سے ہر طرح کی روئیدگی اگاتے ہیں پھر اس میں سے سبز سبز کونپلیں نکالتے ہیں۔"

اس آیت میں نباتات اور سرسبز ماحول و مقام کے باہمی تعلق کا تذکرہ ہے، زمین پر اگی ہوئی تمام نباتات گرین بیلٹ کے لئے لازم ہیں۔

امام فخر الدین الرازیؒ رقمطراز ہیں:

"الْخَضِرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ هُوَ الزَّرْعُ وَفِي الْكَلَامِ كُلُّ نَبَاتٍ مِنَ الْخَضِرِ، وَأَقُولُ إِنَّهُ تَعَالَى حَصَرَ النَّبْتَ فِي الْآيَةِ الْمُتَقَدِّمَةِ فِي قِسْمَيْنِ: حَيْثُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَى فَالَّذِي يَنْبُتُ مِنَ الْحَبِّ هُوَ الزَّرْعُ، وَالَّذِي يَنْبُتُ مِنَ النَّوَى هُوَ الشَّجَرُ"[17]

ہر پودا یا درخت سرسبز ہوتا ہے، کلام الٰہی میں نباتات کی دو انواع و اقسام کا تذکرہ زیادہ معروف ہے، ان میں ایک قسم کا تعلق زراعت و کھیتی سے ہے جبکہ دوسری کا تعلق درختوں سے ہے۔ ہر قسم کی نبات کے پتے سبز ہوتے ہیں کیونکہ تمام پودے سبز پتوں میں موجود کلوروفل کے ذریعے ہی سورج کی روشنی کی موجودگی میں فوٹو سنتھسز Photosynthesis کے ذریعے اپنی خوراک خود تیار کرتے ہیں۔ ان لوگوں میں غیر صحت مندانہ عادتوں و خصلتوں میں قدرتی طور پر کمی واقع ہو جاتی ہے جو اپنا وقت درختوں کے سبزے میں گزارتے ہیں، اس کے علاوہ ایسے افراد دوسروں کے مقابلے میں دماغی، ذہنی اور نفسیاتی امراض کا شکار نہیں ہوتے ہیں۔

علاقہ کے حسن و جمال، آکسیجن کے اخراج، کاربن ڈائی کے انجذاب، درجہ حرارت میں اعتدال کے علاوہ اشجار سے کسی بھی ریاست کے بہت سے معاشی و تغذیاتی فوائد جڑے ہوئے ہیں۔ ایک ایکڑ پر مشتمل اشجار سالانہ 27647 پونڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کو جذب کرتے ہیں۔ فوسل فیولز کے جلنے سے سالانہ 21 بلین ٹن کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی ہے، اس میں سے نصف ہی جذب ہو پاتی ہے، باقی نصف فضا میں موجود رہتی ہے، جو بدترین فضائی آلودگی کا باعث بنتی ہے۔ انسانی و حیوانی حیات کی بقا کے لئے نئے اور علاقائی درختوں کی شجر کاری ضروری ہے۔ ماہر ماحولیات A R Agwan شجر کاری کی ضرورت و اہمیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "By their unique function of production food from the energy of the sun, plants constitute the basic source of sustenance for animal on the earth."[18]

درختوں ،پودوں اور جڑی بوٹیوں کو اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کے فائدہ کے لئے پیدا کیا ہے۔درخت ہوا میں کافی مقدار میں رطوبت و نمی شامل کرتے ہیں جس سے درجہ حرارت کم اور ماحول خوشگوار ہو جاتا ہے۔ سرسبز و شاداب درخت صنعتی علاقوں کی ہوا میں شامل 70 فیصد سلفر ڈائی آکسائیڈ اور نائٹرک ایسڈ جذب کر لیتے ہیں۔

محسن بٹ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "Forests are of vital importance to mankind and other plant and animal species, as they provide them oxygen and create a CO_2balance."[19]

جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق پودوں، حیوانات اور بیکٹیریا (جراثیم) کے درمیان ایک متوازن عمل رد عمل کا سلسلہ قائم ہے۔ پودے آکسیجن بناتے ہیں جو حیوانوں اور دوسرے جسیموں کی ضرورت ہے اور حیوانات اور بیکٹریا کے توسط سے نائٹروجن کو پودوں تک پہنچاتے ہیں، اسے زندگی کی زنجیر کہا جاتا ہے ۔فضا میں آکسیجن کا 20 فیصد ہونا بے حد ضروری ہے۔ ہر قسم کا دھواں اور خارج ہونے والی گیسز پودوں کے ذریعے آکسیجن میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔[20] زمین کی مٹی کو اللہ تعالیٰ نے پودوں، درختوں کی نشوونما کے لئے مخصوص طور موزوں اور سازگار بنایا ہے۔ درختوں کی جڑیں آس پاس کی مٹی کو کافی مضبوطی سے جکڑ کر رکھنے سے آندھی اور طوفان کے تھپیڑے زرخیز مٹی کی سطح کو اڑا کر نہیں لے جاتے اور مٹی کی زرخیزی برقرار رہتی ہے۔

گردیپ راج لکھتے ہیں:

> "Weathered unconsolidated surface material in which plants anchor their roots and from which they derive nutrients and moisture."[21]

ذات باری تعالیٰ نے زمین کی سطح میں درختوں کے پھلنے پھولنے کے لئے ضروری عناصر تخلیق کر دیئے ہیں۔ کرہ ارض پر پودوں کی شجرکاری کا عمل ہر ذی روح کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔ شجرکاری کرنا فضا کی خوشگوار کیفیت کے لئے ضروری ہے۔ مخلوقات کو سانسیں مہیا کرنے میں مختلف نباتات کی شجرکاری کا اہم کردار ہے، اس سے علاقہ کے ماحول اور موسم میں مناسب اور خوشگوار تبدیلی آتی ہے، فضا سے گردوغبار، آلودگی، کاربن ڈائی آکسائیڈ اور کثافت جذب ہوتی ہے۔

یونیورسل انسائیکلوپیڈیا کا مقالہ نگار لکھتا ہے:

> "Trees have commercial value for their appearance and can be bought and planted as part of a general landscape design for home, businesses, and institutions as well as for park.[22]

پارکوں، گھروں، کاروبار جیسی جگہوں کا جاذبِ نظر منظر تشکیل دینے کے لئے درخت ماحولیات کے ساتھ ساتھ معیشت و کاروبار کو بھی تقویت دینے کا باعث ہیں۔۔ سطح زمین پر موجود تمام اشجار فہم و ادراک کی حس رکھتے ہیں اور اللہ تعالی کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف کیلی فورنیا(University of California) کے پروفیسر ڈیوس(Davis) کی تحقیق کے مطابق درخت اپنے پڑوسی درختوں کے ساتھ خوشگوار انداز میں اطلاعات کا تبادلہ کی صلاحیت رکھتے ہیں۔[23]

وانگری میتھائی Wangrimathai افریقہ کی واحد خاتون ہیں جنہیں نوبل انعام ملا، انہوں نے گرین بیلٹ فاؤنڈیشن(Greenbelt Foundation) نامی قائم کرکے کینیا میں شجرکاری کا ماحولیاتی کردار اجاگر کیا اور تحریک و مہم چلا کر

ماحولیاتی آلودگی کو شکستِ فاش دی، انہیں 2004ء میں، شجرکاری، ماحولیاتی خدمات اور قیام امن کی کاوشوں کے اعتراف میں نوبل پرائز سے نوازا گیا۔[24] عالمی سطح پر لوگوں کو شجرکاری کی طرف راغب کرنے کے لے یومِ جنگلات بین الاقوامی سطح پر ہر سال 21 مارچ کو منایا جاتا ہے۔ عالمی سطح پر لوگ یہ دن مختلف طریقوں سے مناتے ہیں تاہم اس دن دنیا بھر کے لوگ پودوں کی شجرکاری کرتے ہیں۔

ماحول پر شجرکاری کے مثبت اثرات

Chart Designed by Authors of The Paper for Highlighting Significant Role of Plantations in Maintaining Natural Environmental System

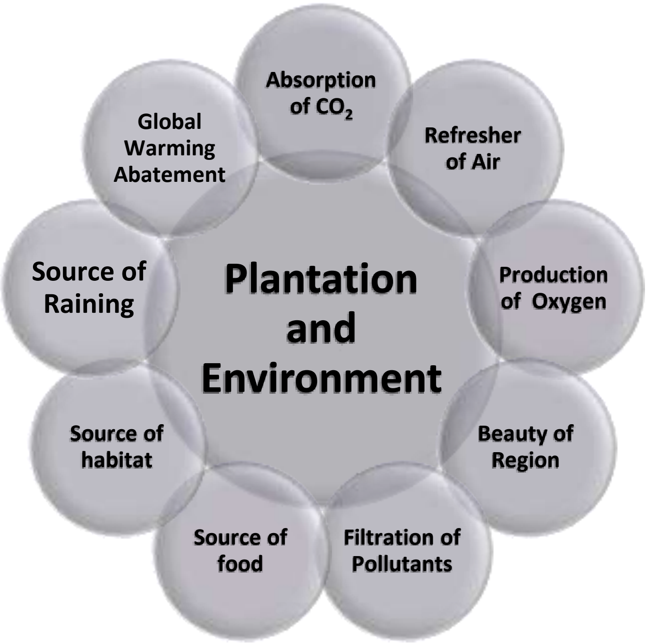

زرعی و نباتاتی صلاحیتوں سے مالا مال زمینیں رہائشی علاقوں، آبادیوں، ہوائی اڈوں، کارخانوں، سڑکوں میں تبدیل ہو رہی ہیں۔ جنگلی حیات اور دوسرے حیوانات کی رہائش وخوراک سکڑتی جارہی ہے، تازہ ہوا کی کمیابی بڑھتی جارہی ہے۔ فضا میں آکسیجن میں کمی اور کاربن ڈائی آکسائیڈ میں اضافہ ہورہاہے، اوزون کی تہہ کو نقصان ہورہاہے۔ روزنامہ جنگ کی ایک رپورٹ کے مطابق 1990ء سے 2010ء تک ملک بھر میں تقریباً 33 فیصد جنگلات کا صفایا کیا گیا۔[25] پاکستان میں جنگلات ونباتات انتہائی تیزی سے سکڑتے جارہے ہیں۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق ایک ملک کے کل رقبہ کا 25 فیصد حصہ درختوں اور پودوں سے ڈھکا ہوناضروری ہے۔ 1947ء میں پاکستان کل رقبہ کا تقریباً 30 فیصد درخت ونبات پر مشتمل تھا، جو سکڑتے ہوئے 5 فیصد سے بھی کم ہوگیاہے۔

پاکستان کے گرین بیلٹ (Green Belt) میں مسلسل کمی وقوع پذیر ہوتی جارہی ہے۔ پاکستان میں نباتات و جنگلات کی یہ صورتحال افسوسناک اور خطرناک ماحولیاتی بحران کی طرف اشارہ ہے۔ اسطرح پاکستان کی سرزمین ریگستان بنتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ اگر اسلام کے اصول شجرکاری اور نباتات کے اصولِ تحفظ پر عمل درآمد کیا جاتا تو ہمارے ملک میں گرین

بیلٹ کم ہونے کی بجائے بڑھ جاتا۔ مگر افسوس ناک صورتحال یہ ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں صحرا کے رقبہ میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ جو کہ ماحولیات کے لیے ایک سنگین صورت حال ہے۔

شجرکاری کی اہمیت وترغیب اور اسلام

شجرکشی سے ماحولیاتی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام شجرکشی کے عمل کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے، یہاں تک کہ جنگ وجہاد کے دوران بھی درختوں کا صفایا کرنا خلافِ اسلام اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ قرآن میں جنگ کے دوران درختوں اور فصلوں کو نقصان پہنچانے والے فاتحین کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ"[26]

ترجمہ: "اور جب پیٹھ پھیر کر چلا جاتا ہے تو زمین پر دوڑتا پھرتا ہے تاکہ اس میں فتنہ انگیزی کرے اور کھیتی کو (برباد) اور (انسانوں اور حیوانوں کی نسل کو نابود کر دے اور خدا فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا"

امام قرطبیؒ کا کہنا ہے کہ مذکورہ آیت زراعت وکاشت اور درخت لگانے پر اکساتی اور ترغیب دلاتی ہے۔

امام قرطبیؒ رقمطراز ہیں:

" وَدَلَّتِ الْآيَةُ عَلَى الْحَرْثِ وَزِرَاعَةِ الْأَرْضِ، وَغَرْسِهَا بِالْأَشْجَارِ حَمْلًا عَلَى الزَّرْعِ"[27]

جہاد کے لئے روانگی کے وقت خلیفہ اول نے حضرت اسامہ (رض) کے لشکر کو اشجار کو نقصان پہنچانے سے منع کر دیا۔[28] اسلام میں جنگ وجہاد میں بھی جنگلات ونباتات کے ضیاع کی روک تھام کا اسلامی قانون واصول موجودہ ماحولیاتی مسائل کے حل کے لئے مینارہ نور ہے اور یہ اصول دنیا بھر کے لئے دستور کا درجہ رکھتا ہے۔

قرآن مجید کی متعدد آیات قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ میں شجر کا لفظ استعمال ہوا ہے، جن سے شجرکاری کی اہمیت ونافعیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بیشتر قرآنی آیات میں درختوں کی ترغیب وافادیت کا تذکرہ ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً ۖ لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ "[29]

ترجمہ: "وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی (شاداب ہوتے ہیں) جن میں تم اپنے چارپایوں کو چراتے ہو۔"

زمین پر خالقِ کائنات نے مخلوقات وعجائبات پیدا فرمائی ہیں، جن میں بعض مخلوقات دوسری مخلوقات سے افضل وبرتر ہیں۔ حیوانات کی فضیلت کے بعد دوسری موجوداتِ عالم سے نباتات فائق وبرتر ہیں۔

امام فخر الدین الرازیؒ رقمطراز ہیں:

" أَنَّ أَشْرَفَ أَجْسَامِ الْعَالَمِ السُّفْلِيِّ بَعْدَ الْحَيَوَانِ النَّبَاتُ "[30]

ترجمہ: "بے شک نباتات کو دوسری تمام کرہ ارض پر پائی جانے والی تمام قدرتی اشیا پر فضیلت و برتری حاصل ہے۔"

درختوں کی تخلیق و پیدائش میں کرہ ارضی پر بسنے والی مخلوق کے لئے مختلف قسم کے ان گنت فائدے ہیں۔ درختوں کی افادیت ایک قرآنی آیت میں یوں بیان کی گئی ہے:

"ءَاَنۡتُمۡ اَنۡشَاۡتُمۡ شَجَرَتَهَاۤ اَمۡ نَحۡنُ الۡمُنۡشِـُٔوۡنَ۔ نَحۡنُ جَعَلۡنٰهَا تَذۡكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلۡمُقۡوِيۡنَ "[31]

ترجمہ: "کیا تم نے اس کے درخت کو پیدا کیا ہے یا ہم پیدا کرتے ہیں؟ ہم نے اسے یاد دلانے اور مسافروں کے برتنے کو بنایا ہے۔"

قرآن کریم اور نبی کریم ﷺ کی سیرت و فرامین کے عمیق مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی تحریک و ترغیب دی گئی ہے۔ درخت لگانے کا اجر و ثواب قیامت تک کے لئے جاری رہنے والا ہے۔ اگر کوئی مسلمان پودے لگانے کا مقدس فریضہ سرانجام دیتا ہے، اس سے کھایا جانے والا اور چوری ہو جانے والا میٹریل، جنگل کے درندے کی خوراک بننا، پرندے کی خوراک بننے والا حصہ، کسی فرد کا اس سے فائدہ اٹھانا پودا لگانے والے لئے یومِ قیامت تک نافع اور صدقہ جاریہ ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

" عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ "[32]

مذکورہ بالا روایت سے شجر کاری کرنے کی فضیلت و عظمت ثابت ہوتی ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کے مطابق بخاری شریف کی مذکورہ بالا حدیث شجر کاری کی تحریک و ترغیب پر دلالت کرتی ہے۔ جیسا کہ عسقلانیؒ اپنی کتاب "فتح الباری" میں لکھتے ہیں:

"وَفِي الْحَدِيثِ فَضْلُ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ وَالْحَضُّ عَلَى عِمَارَةِ الْأَرْضِ "[33]

شجر کاری کا ذوق و شوق دلانے کا فقید المثال نمونہ مسند احمد کی ایک روایت میں موجود ہے۔ جس میں نبی کریم ﷺ نے شجر کاری کی ترغیب و تشویق دیتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کا وقت آنے پر بھی کسی کے ہاتھ میں درخت کی قلم ہو تو وہ اسے ضرور زمین میں لگا دے۔

مسند احمد کی روایت ہے:

" عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ قَامَتْ عَلَى أَحَدِكُمُ الْقِيَامَةُ، وَفِي يَدِهِ فَسِيلَةٌ فَلْيَغْرِسْهَا "[34]

ترجمہ: "حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں پودے کی قلم ہو تو اگر اسے زمین میں لگا دو۔"

کئی احادیث مبارکہ میں شجر کاری کی توسیع و تشویق کے لئے نبی کریم ﷺ کی زبانِ اقدس سے پودوں کی شجرکاری پر صدقہ جاریہ یعنی جاری رہنے والے اجر و ثواب کی بشارتیں دی گئی ہیں، انعام واکرام کے اعلان سے اس عمل کا درجہ فائق و برتر ہو جاتا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا أُكِلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةً، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا أَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا يَرْزَؤُهُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ"[35]

امام نوویؒ رقمطراز ہیں:

"وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ منه انسان ولا دابة ولا شئ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ وَفِي رِوَايَةٍ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي هَذِهِ الْأَحَادِيثِ فَضِيلَةُ الْغَرْسِ وَفَضِيلَةُ الزَّرْعِ وَأَنَّ أَجْرَ فاعلى ذلک مستمر مادام الْغِرَاسُ وَالزَّرْعُ وَمَا تَوَلَّدَ مِنْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ"[36]

اسلام پودے، درخت لگانے والے یا کوئی فصل اگانے والے کو تکریم و تحریم کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس پودوں میں سے انسان، پرندے، جانور فائدہ حاصل کریں تو وہ اس شخص کے لئے باعثِ اجر قرار دیتا ہے۔ درختوں و فصلوں کی سبز چادر زمین کا حسن وزیور ہے اس لئے بنجر زمین کو فصلوں یا درختوں سے مزین کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ارشاد نبویؐ ہے:

"مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً، فَلَهُ مِنْهَا يَعْنِي أَجْرًا، وَمَا أَكَلَتِ الْعَوَافِي مِنْهَا، فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ"[37]

جو شخص کسی مردہ زمین (بنجر زمین) کو آباد کرتا ہے، اسے اس کا بدلہ ملے گا اس سے ضرورت مند مخلوق (انسان، جانور، پرندے وغیرہ) جو کچھ کھائے، وہ سب اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔

شجرکاری اور کاشت کاری کے بارے میں اسلامی تعلیمات و ہدایات واضح کرتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ پودے کاشت کرنا نسلِ انسانی کی خدمت اور ایک اہم عبادت کی حیثیت رکھتا ہے۔ معلوم ہوا کہ زمین کو درختوں، پودوں اور فصلوں سے مزین کرنا دینِ اسلام کا طرہ امتیاز ہے۔

تاریخ کے مطالعہ سے برصغیر کے مسلم حکمرانوں کی شجرکاری سے محبت و الفت واضح ہوتی ہے۔ باغات لگانا ان کا محبوب مشغلہ رہا ہے۔

ماہر ماحولیات اے آر آگوان کی تحقیق کے مطابق:

> "Sher Shah Suri, the Indian ruler, issued a "Firman" for plantation of shady trees along the roads. Construction of gardens and plantation of trees was an essential aspect of constructing the habitat and civic development."[38]

ترجمہ: "ہندوستانی حکمران شیر شاہ سوری نے سڑکوں کے ساتھ درختوں کو لگانے کے لیے "فرمان" جاری کیا۔ باغات اور درخت لگانا رہائش گاہ کی تعمیر اور شہری ترقی کا ایک لازمی پہلو تھا۔"

سلطان فیروز شاہ تغلق نے ستر ایکڑ رقبہ پر ایک عظیم الشان مدرسہ فیروز شاہی تعمیر کروایا، یہ مدرسہ درختوں کے باغات، سبزے کی کیاریوں اور مختلف قسم کے پھولوں کے تختوں سے مزین تھا، تاحد نگاہ سبزہ ہی سبزہ تھا، اساتذہ کرام سبزہ پر بیٹھ کر درختوں کے ٹھنڈے اور پرسکون سایوں میں درس و تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔[39]

مقالہ نگار صالح لکھتا ہے:

> "He even considered ill-speaking towards dogs as gossip. He viewed animals as blessed creatures. Nursi's compassion was not limited to animals. He also felt great sorrow at the speedy destruction of spring flowers and even pitied those delicate creatures."[40]

مذکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ سعید نورسیؒ اور دوسرے مسلم سلاطین کی طرح مسلم فلاسفروں نے بھی قدرتی ماحول اور اس میں پائے جانے والے عناصر حیوانات و نباتات سے محبت و عقیدت کا درس دیا ہے، قدرتی ماحول کا اہم حصہ باغات و نباتات ہیں۔

عصر حاضر میں خیبر پختونخواہ کے ضلع نوشہرہ میں واقعہ مدرسہ عثمانیہ میں قرآن باغ لگا کر شجر کاری کے اسلامی اصول پر عمل کی عمدہ کاوش ہے۔ جامعہ عثمانیہ میں ایک منفرد باغ میں قرآن کریم میں مذکور 21 انواع کے درخت کاشت کئے گئے ہیں۔ تمام پودوں کے ساتھ تختی پر پودے کا عربی، اردو اور پشتو میں نام درج ہے جبکہ پارہ، آیت اور سورت نمبر بھی تحریر ہے۔ ان قرآنی پودوں پر ایم فل کے تحقیقی مقالات لکھنے کے طلباء کو ترغیب دی جاتی ہے۔ اس کا مقصد موسمیاتی تبدیلی، آلودگی اور شجر کاری کی افادیت کے بارے آگاہی پیدا کرنا ہے۔[41] قرآن باغ دراصل ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے شجر کاری کے اسلامی ترغیب کی عملی مثال ہے جو تمام مسلم معاشروں اور اداروں کے لئے درسِ عمل ہے۔

پاکستان نے مینگرووز (Mangroves) کی شجر کاری میں 2009ء، 2013ء اور 2018ء میں تین عالمی ریکارڈ قائم کئے۔ مینگروز کی ماحولیاتی اہمیت کے پیش نظر ہر سال 26 جولائی کو مینگروز کے جنگلات کا دن عالمی سطح پر منایا جاتا ہے۔ پاکستان کی ساحلی پٹی پر دنیا کے ساتویں بڑے مینگرووز (Mangroves) کے گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ ان ساحلی درختوں کا اپنا منفرد اور الگ ماحولیاتی نظام مینگروو ایکو سسٹم (Mangrove Ecosystem) کہلاتا ہے۔ یہ ایکو سسٹم آبی حیات مچھلیوں، کیکڑوں اور آبی حشرات کے تحفظ و بقا کی ضمانت دیتا ہے۔ مینگروز ماحول دوست پودے خیال کئے جاتے ہیں کیونکہ یہ پودے دوسرے پودوں کی نسبت 18 فیصد زائد کثیف ماحول سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ پودے زمین کے کٹاؤ اور سمندری طوفان کے خلاف قدرتی رکاوٹ ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر طارق ریاض اپنے مضمون "عالمی یوم مینگروو" میں لکھتے ہیں کہ دنیا بھر میں مینگروو کی انواع کے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہ قدرت کا بے نظیر تحفہ ہیں جنہوں نے جنگلی حیات کی بقا، انسانی روزگار اور ساحلوں کو قائم رکھا ہے۔ یہ درخت آبی چکر، نمکیات کی سائیکلنگ، ساحلی علاقوں کی حفاظت، مچھلیوں، جنگلی حیات کے تحفظ و افزائش یقینی بناتے ہیں۔ ان کی جڑیں آبی حیات کو محفوظ مساکن مہیا کرتی ہیں۔[42]

منگروز (Mangroves)

Mangoves Ecosystem of Indus Delta[43]

پاکستان نے سب سے پہلے 2009ء میں مینگرووز کی شجرکاری کا عالمی ریکارڈ اپنے نام کیا۔ پھر 2013ء میں ایک دن میں 8 لاکھ سے زائد پودے لگا کر مینگرووز کی شجرکاری کا ورلڈ ریکارڈ قائم کیا۔ اس کے بعد 2018ء میں پاکستان نے 300 رضاکاروں کے ذریعے ایک یوم میں 11 لاکھ سے زائد مینگروز کی دوبارہ شجرکاری کرتے ہوئے اپنا ہی عالمی ریکارڈ توڑ ڈالا۔ مینگروز کی شجرکاری کے ورلڈ ریکارڈ بنانا خوش آئند امر ہے جو ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لئے اہم ترین مثال ہے۔ تاہم دیگر پودوں کی شجرکاری کے لئے وسیع پیمانے پر عملی کام کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔

12 اگست 2021ء کو گوجرانوالہ کے ہزاروں طلبہ وطالبات نے ایک منٹ میں 50 ہزار پودے لگا کر عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ جبکہ اس سے پہلے شجرکاری کا یہ منفرد عالمی ریکارڈ بھارت کے پاس تھا۔ شجرکاری کی اس منفرد مہم میں ہزاروں طلبا وطالبات نے حصہ لیا۔ طلبہ وطالبات نے کمال مہارت سے مقررہ وقت ختم ہونے سے پہلے ہی پودے لگا دیے۔ اس عالمی ریکارڈ کو گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج کروانے کیلئے گینز آف ورلڈ ریکارڈ کی ٹیم کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ شجرکاری کے تمام مناظر کی ڈرون کیمروں سے ریکارڈنگ کی گئی۔ سرکاری سکولوں کے طلبہ کو نئے پودے لگانے کی ترغیب وتشویق دی گئی۔ جی ٹی روڈ گرین بیلٹ پر 50 ہزار پودوں کی شجرکاری کا عالمی ریکارڈ قائم ہو گیا۔

گوجرانوالہ میں شجرکاری کا عالمی ریکارڈ[44]

یہ ریکارڈ گوجرانوالہ میں ضلعی انتظامیہ کی جانب سے 10 بلین ٹری سونامی منصوبے کے تحت قائم کیا گیا جس میں سرکاری

اسکولوں کے طلبہ نے حصہ لیا۔[45] اس طرز کے عالمی ریکارڈز بنانا بلاشبہ خوش آئند اور مستحسن اقدام ہے لیکن ماحولیاتی آلودگی اور صنعتی ترقی کی بدولت شجر کاری کے دائرہ کار کو مزید بڑھانے کی ضرورت ہے۔ نئے لگائے گئے پودوں کی نگہداشت و حفاظت کے میکانزم کی اشد ضرورت ہے۔

ماحولیاتی آلودگی ایک عالمی مسئلہ ہے۔ سائنسی ترقی اور صنعتی انقلاب نے جہاں حیاتِ انسانی کو آسان اور پر آسائش بنا دیا ہے وہیں کرہ ارض کے قدرتی ماحولیاتی نظام کو بگاڑ دیا ہے۔ قدرتی ماحول کی یہ بگڑتی ہوئی صورتِ حال ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ عالمی سطح پر ماحولیاتی تبدیلی کے منفی اثرات نسلِ انسانی کی بقا کے لئے چیلنج بنتے جا رہے ہیں۔ انڈسٹری موجودہ معاشی نظام میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے جسے رواں رکھنا ضروری ہے لیکن انڈسٹری پر سبز ماحولیاتی سہولیات کی فراہمی کے ساتھ کارخانے جاری رکھ سکتے ہیں۔ کارخانوں میں ٹریٹمنٹ پلانٹس کی تنصیب اور ڈی فاریسٹیشن (Deforestation) کی جگہ ری فاریسٹیشن (Reforestation) اور وسیع پیمانے پر نئے اور بلند قامت درختوں کی شجر کاری کے ذریعے ماحولیاتی آلودگی کے اثرات کافی حد تک کم کئے جا سکتے ہیں۔ درختوں اور پودوں کو کرہ ارض کے قدرتی پھیپھڑے کہا جاتا ہے۔ فضا میں 20 فیصد آکسیجن کا موجود ہونا ضروری ہے اور کسی بھی علاقہ کا 20 فیصد جنگلات پر مشتمل ہونا ضروری ہے تاکہ آکسیجن کی مناسب مقدار پیدا ہو سکے۔ پودے آکسیجن کے قدرتی کارخانے ہیں۔ آکسیجن کے بغیر انسانی زندگی کی روانی آکسیجن کے بغیر تصور بھی نہیں کی جا سکتی۔

اسلام ایک فطری اور ماحول دوست مذہب ہے جو محض چند عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ مکمل دستور حیات پیش کرتا ہے۔ اسلام نہ صرف زیادہ سے زیادہ پودوں کی شجر کاری کرنے پر اکساتا ہے بلکہ پہلے سے موجود اور نئے لگائے گئے پودوں کا تحفظ یقینی بناتا ہے۔ دنیا کے کسی دوسرے مذہب سے اسلام جیسی جامع و ہمہ گیر اور ماحول دوست تعلیمات کی نظیر پیش نہیں جا سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ (United Nations) نے متعدد مسلمان سکالرز اور عرب کے علماء کرام سے اسلام کے ماحولیاتی اصول و آداب پر متعدد تصانیف اور تحقیقی مقالات لکھوائے ہیں۔

جنگلات و باغات کا رقبہ بڑھا کر ہی فضا سے کارخانوں اور ذرائع آمد و رفت سے فضا میں شامل ہونے والی گرین ہاؤس گیسز کو فلٹر کیا جا سکتا ہے۔ سرسبز جنگلات و باغات پر مشتمل زمینی قطعات در اصل کرہ ارض کے قدرتی فضائی فلٹریشن پلانٹس ہیں۔ اسلام ماحولیاتی تحفظ کا داعی مذہب ہے جو صفائی کو نصف ایمان قرار دیتا ہے اور زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی تحریک و ترغیب دینے کے لئے دنیا اور آخرت میں بڑے اجر و ثواب کی بشارتیں دیتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ سے ثابت ہوتا ہے کہ شجر کاری صدقہ جاریہ ہے یعنی درخت لگانے والے فرد کا اجر قیامت تک کے لئے جاری رہتا ہے جب تک پودے سے مخلوقاتِ خدا کو پھل، سایہ، لکڑی یا آکسیجن وغیرہ فراہم ہو گی، پودا لگانے والے فرد (Tree Planter/Gardener/Farmer) کو ثواب ملتا رہے گا۔ الغرض اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے جس کی انسان دوست اور ماحول دوست تعلیمات ماحولیاتی آلودگی جیسے عالمی مسئلہ کے پائیدار حل کے لئے مینارہ نور ہیں۔ پوری دنیا میں کم و بیش چالیس فیصد

مسلمان بستے ہیں جو ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے میں کلیدی کردار ادا کرسکتے ہیں۔ شجر کاری کی اسلامی ترغیبات و تعلیمات کو اپنا کر پوری دنیا میں ماحولیاتی آلودگی کے بڑھتے ہوئے منفی اثرات میں واضح کمی لائی جاسکتی ہے۔

نتیجہ بحث

قدرتی ماحول کا تحفظ اور شجر کاری لازم و ملزوم ہیں۔ اسلام ماحول، رہائش و مسکن اور ایکو سسٹم کے اعتبار سے درختوں کی شان و عظمت بیان کرتا ہے۔ موجودہ صنعتی دوڑ کے باعث سر اٹھانے والے ماحولیاتی آلودگی کا حل زیادہ سے زیادہ درخت لگانے میں مضمر ہے۔ عصر حاضر میں شجر کاری مہم کا شور مشرق و مغرب میں بپا ہے، اسلام نے شجر کاری مہم کا تصور اس وقت ہی دے دیا تھا جب دنیا ماحولیات اور پودوں کی شجر کاری کی نافعیت سے یکسر لاعلم تھی۔ اسلام زیادہ سے زیادہ درخت لگانے کی زبردست تحریک و ترغیب دیتا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کی تباہ کاریوں کے پیش نظر شجر کاری مہم میں حصہ لینا نہ صرف قومی فرض ہے بلکہ ہر مسلمان کا اسلامی اور شرعی فریضہ بھی ہے۔ اسلام میں پودوں کی شجر کاری تشویق و ترغیب دینے کے لئے شجر کاری کرنے والے کے لئے دنیا و آخرت میں عظیم الشان اجر کا اعلان کیا گیا ہے۔ قدرتی ماحول و فضا میں فساد و بگاڑ کی بڑی وجہ اشجار کی وسیع پیمانے پر تقطیع کا ارتکاب ہے، اسی لئے اسلام جنگ و جہاد جیسی حساس صورتحال میں بھی درخت کاٹنے سے سخت منع کرتا ہے۔ ڈی فارسٹیشن سے آکسیجن کی شدید قلت و کمیابی کا خدشہ ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان پانی کی منرل بوتلوں کے طرح کمر پر آکسیجن کے سلنڈر اٹھانے پر مجبور ہو جائے۔ یہی وجہ ہے اسلام میں جنگ میں بلاوجہ درخت کاٹنے سے روکتا ہے۔ پودوں کی شجر کاری سے متعلق اسلامی ترغیبات و ہدایات کو اپنا کر دنیا گلوبل وارمنگ، کلائمیٹ چینج، فضائی آلودگی، ماحولیاتی تبدیلی جیسے پیچیدہ ماحولیاتی مسائل سے نجات پاسکتی ہے۔

سفارشات و تجاویز

1۔ ہر شہر اور دیہات میں گرین بیلٹس کا اہتمام و انتظام یقینی بنایا جائے۔ گرین بیلٹ کے ساتھ نئے شہر بسانے کی منصوبہ بندی کی جائے۔ تعلیم و صحت کی سہولیات کا دائرہ دیہاتوں تک وسیع کیا جائے تاکہ شہروں کی طرف نقل مکانی پر قابو پایا جاسکے۔

2۔ پاکستان میں پودے کل رقبہ کا 5 فیصد سے کم ہیں جنہیں نئے پودوں کی شجر کاری کے ذریعے 25 فیصد تک بڑھایا جائے۔

3۔ الیکٹرانک، پرنٹ اور سوشل میڈیا، سیمینارز، خطباتِ جمعہ اور تعلیمی نصاب کے ذریعے عوام الناس میں شجر کاری کی ماحولیاتی افادیت اجاگر کی جائے۔

4۔ ثانوی اور اعلی تعلیمی اداروں کے نصاب میں ماحولیاتی اخلاقیات اور شجر کاری کے شعور کو اجاگر کیا جائے۔

5۔ پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے ذریعے شجر کاری کو فروغ دیا جائے۔ اس کے علاوہ مختلف علاقوں میں درختوں کا باغ یا جنگل لگانے پر سرکاری سطح پر انعامات اور حوصلہ افزائی کا اعلان کیا جائے۔

6۔ معاشی ترقی اور ہاوئسنگ کالونیوں کی آڑ میں وسیع پیمانے پر تقطیع اشجار کی اجازت دینا انسانیت کی سانس بند کرنے کے مترادف ہے۔ ماحولیاتی اداروں کو بااختیار بنایا جائے تاکہ ٹمبر مافیا کے خلاف ٹھوس کاروائی کی جاسکے۔

7- نیشنل پارک بنانے کی منصوبہ بندی کی جائے جس میں علاقائی اور بلند قامت درخت لگائے جائیں تاکہ فضا سے گرین ہاؤس گیسز کی فلٹریشن ممکن ہو سکے۔

8- مینگرووپودے عام درختوں کی نسبت آلودہ فضا سے عام درختوں کی نسبت 18 فیصد سے زیادہ کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔اس لئے پاکستان کی ساحلی پٹی پر ہر سال زیادہ سے زیادہ نئے مینگرو درختوں کی شجرکاری کی جائے ۔

حوالہ جات

---

[1]Ministry of Climate Change and Environmental Coordination, For more details visit website https://www.mocc.gov.pk/TopStoryDetail and speech can be listened by click at https://youtu.be/oFK6aqtkL44 accessed on 8 March 2023

[2]ڈاکٹر عبدالمنان چیمہ،ڈاکٹر فرحت علوی،زمینی آلودگی کا بڑھتا ہوا رجحان اور اسلامی تعلیمات: ایک تجزیاتی مطالعہ،التبیین،جلد -6،شمارہ-2، (لاہور: یونیورسٹی آف لاہور، دسمبر 2022)،8

Dr. Abdul Manan Cheema and Dr.Farhat Alvi, Rising Trend of Land Pollution and Islamic Teachings: An Analytical Study,Al-Tabyeen, Vol-6, Issue-2,(Lāhūre : University of Lāhūre, December 2022),8

[3] Dr. Farzana Iqbal, and Dr. Muhammad Imran. 2020. "An Analytical Study Of Islamic Teachings On Shady Trees:." "اشجار سایہ دارسے متعلق اسلامی تعلیمات کا تجزیاتی مطالعہ" Habibia Islmaicus 4 (2): 123-32.

[4] فتح محمد جالندھری ،القرآن الکریم ،اردو ترجمہ ،(لاہور:فاران فاؤنڈیشن ،2013ء)

Fateh Muhammad Jālandharī, Urdū Translation of Holy Qur 'an ,(Lāhūre: Fārān Foundation, 2013)

[5] احمد بن خلیل،کتاب العین، (بیروت:مکتبۃ الھلال،ت-ن)،8:411

Ahmad bin Khalīl, Kitab ul-'Ain, (Beirūt: Maktaba al-Hilāl, N.D), 8:411

[6] The New Encyclopedia of Britannica,3: 512

[7] Rāj, Gardeep, Dictionary of Environment, 70

[8] روزنامہ ایکسپریس ،(لاہور: 29 اپریل ،2023ء)

Daily Express,(Lāhūre: 29 April, 2023)

[9] Indepenent Urdu, 3 January 2023, For details visit website: https://www.independenturdu.com/node/124971 accessed on 7 April, 2023

[10] راغب الأصفھانی ، المفردات فی غریب القرآن، بیروت: دار القلم،1412ھ،1:446

Rāghab al-Asfahānī, Al-Mafardāt Fī Gharib ul-Quran,(Beruit: Dār ul-Qalam, 1412AH),1:446

[11] The New Encyclopedia Britannica,(Chicago: Encyclopedia Britannica Inc., Ed. 15th,1992),28:879

[12]البقرہ،35:2

Al-Baqra,2:35

[13] راغب الأصفھانی، المفردات في غریب القرآن،1:417

Rāghab al-Asfahānī,Al-Mafardāt ul-Quran,1:417

[14] النحل،68:16

Al-Nahl,16:68

[15] Lexicon universal encyclopedia, (New York: Lexicon Publication Inc.,1984), 286

[16]الانعام، 99:6

Al-Anaam, 6:99

[17] فخر الدين الرازي، مفاتيح الغيب، (بيروت :دار إحياء التراث العربي ، 1420 ھ)،84:13

Fakhr ud-Dīn al-Rāzī, Al-Mafātīh ul-Ghaib, (Beirūt: Dār Ihyā ul-Turāth al-'Arabī, 1420 AH), 13:84

[18] A. R. Agwān, Islam and the Environment,(N. Delhi(India): Institute of Objective Studies, 1997),81

[19]Mohsen Jamil Butt, Policies and Strategies for Successful Implementation of Employment-Generating Programs in Renewable Energies, Biotechnology, Agriculture, Environment and ICTs,(Islamabad: COMSATS Headquarters,2011), 152

[20]ہلوک،نور باقی، (مترجم) سیف فیروز گیلانی ، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق ،(کراچی : انڈس پبلشنگ کارپوریشن ،1998ء)، 216

Halūk, Nūr Bāqī, (Translator) Saif Feroz Gilānī, Quranic Verses and Scientific Facts, (Karāchi: Indus Publishing Corporation, 1998), 216

[21]Rāj,Gurdeep,Dictionary of Environment,(India: Anmol Publications, N.D),195

[22]Lexicon universal encyclopedia, 287

[23] معارف (ماہنامہ)،(انڈیا :اعظم گڑھ ,دار المصنفین شبلی اکیڈمی ،مئی 2019ء)،379

Ma'ārif (Monthly), (India-Azamgarh:Dār Al Musnafīn Shibli Academy, May 2019), 379

[24] روز نامہ ایکسپریس،لاہور,(22 جنوری،2019ء)

Daily Express,(Lāhūre: January 22, 2019)

[25]روزنامہ جنگ ،(لاہور: دسمبر 2018ء)

Daily Jang, (Lāhūre: December 2018)

[26] البقرہ،205:2

Al-Baqara, 2:205

[27] محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي، الجامع لأحكام القرآن،(القاهرة :دار الكتب المصرية 1384ھ)3:18

Muhammad bin Ahmad bin Abī Bakr al-Qurtabī, Al-Jām'ae Li Ahkām ul- Qur'an, (Cairo: Dār ul-Kutab al-Misrya 1384 AH), 18:3

[28] ابن خلدون أبو زيد، ولي الدين،تاريخ ابن خلدون،(بيروت: دار الفكر، 1408 ھ)،2: 489

Ibn-e- Khaldūn Abū Zayd, Walī ud-Din, Tārikh Ibn Khaldūn, (Beirūt: Dār al-Fikr, 1408 AH), 2: 489

[29]النحل، 10:16

Al-Nahl, 16:10

[30] فخرالدین الرازی ،مفاتیح الغیب،179:19

Fakhr ud-Dīn al-Rāzī, Mafātīh al-Ghaib, 19:179

[31]الواقعه،56:72-73

Al-wāqia, 72:56-73

[32] محمد بن إسماعيل ، صحیح بخاری ،(دار طوق النجاة،1422ھ)،حديث:2320

Muhammad bin Ismā'il, Sahih Bukhārī, (Dār Tūaq al-Najāt, 1422 AH), Hadīth: 2320

[33] أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، فتح الباري شرح صحيح البخاري، (بيروت :دار المعرفة، 1379)،5:4

Ahmad bin 'Alī bin Hajar al-'Asqalānī, Fateh ul-Bāri Sharah Sahih ul-Bukhārī, (Beirūt: Dār ul-Marfa'a, 1379), 4:5

[34] احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی،مسند احمد،(مؤسسة الرسالہ،1421ھ) حدیث:12902

Ahmad bin Muhammad bin Hanbal Al-Shibanī, Musnad Ahmad, (Massissat al-Risālah, 1421 AH) Hadīth: 12902

[35] مسلم بن الحجاج ، صحیح مسلم، (بیروت : داراحیا التراث العربی ،س-ن)،حدیث:1552

Muslim Ibn al-Hajjāj, Sahih Muslim, (Beirūt: Dār Ahya Al-Tarāth ul-'Arabī, N.D), Hadīth: 1552

[36] يحيى بن شرف النووي، المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، (بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1392هـ)، 213:10

Yahya bin Sharaf al-Nawawī, al-Manhāj Sharah Sahih Muslim bin al-Hajjāj, (Beirūt: Dār Ihya Al-Tarāth al-'Arabī, 1392 AH), 213:10

[37] أحمد بن محمد بن حنبل،مسند أحمد ،حديث:14271

Ahmad bin Muhammad bin Hanbal, Musnad Ahmad, Hadīth: 14271

[38] A. R. Agwān, Islam and the Environment, 142

[39] پروفیسر محمد سلیم ، پاکستان میں جامعات کا کردار ،(اسلام آباد:انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز ،1995ء)،68

Professor Muhammad Salīm, Role of Universities in Pakistan, (Islamabad: Institute of Policy Studies, 1995), 68

[40] Saleh Yucel, UMRAN – International Journal of Islamic and Civilizational Studies. vol. 5, no.1 (2018) pp. xx - xx

[41] عبدالمنان، اسلام میں قدرتی وسائل و ذرائع کا تحفظ اور استعمال کے اصول و آداب،پی ایچ ڈی مقالہ علوم اسلامیہ ،(سرگودھا : یونیورسٹی آف سرگودھا،جولائی 2022)،326

'Abdul Manān, Principles of Conservation and Use of Natural Resources in Islām: A Research Review, PhD Thesis Islamic Studies, (Sargūdhā: University of Sargūdhā, July 2022),326

[42] ڈاکٹر طارق ریاض،عالمی یوم مینگرووو،ماہنامہ فروزاں،(کراچی: جولائی،2021ء) ،13-14

Dr. Tāriq Riaz, World Mangrove Day, Monthly Farozāan, (Karāchī: July, 2021), 13-14

[43] Forest Department , Govement of Sindh, For Details visit website: https://sindhforests.gov.pk/home

[44] https://www.dawnnews.tv/news/1166191 accessed on 10 January 2023

[45] Ibid